یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTRED L. No. 352

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـہ

والیان ریاست سے ـہ

رؤسا و جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے عہ

غیر ممالک سے ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے عہ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام

مالک اخبار اہل حدیث امرتسر

اخبار اہل حدیث

امرتسر

مت دیکھ کہ کہتا ہے کیا ... مصطفٰی کی ...

... بر کار ... ہے ...

جلد ۴

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(ا) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مقتضب درج ہونگے۔

یوم جمعہ - امرتسر مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۷ء مطابق ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۲۵ ہجری المقدس

احادیث صحیحہ پر بے ہنگی سے اعتراض

امرتسر کے ایک حنفی اخبار کا ایک نامہ نگار اپنا روئے قلم بخاری مسلم پر نکالتا ہے ایسے اعتراضات سے اہلحدیث کو خوش ہونا چاہئے کہ ہمارے بھائی اسی بہانہ سے کتب احادیث کو تو دیکھیں گے۔ دیکھتے دیکھتے عجب نہیں کہ کوئی سعادت مند ہدایت بھی پا جاوے۔ بہر حال نامہ نگار مذکور کی تقریر حسب ذیل ہے:-

بخاری شریف اور مسلم شریف کی حدیثوں کا مقابلہ	حضرات ائمہ دین مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین سب ہمارے راہنما ہیں۔ ہمارے عقیدہ میں ان کی

نبوی کی نسبت کسی قسم کی سوء ظنی الحاد کو قریب قریب حکم رکھتی ہو حاشا وکلا

ہمارا یہ مقصود نہیں کہ اکابر سلف کی عیب شماری سے جیسا کہ وہابیہ کا زعم فاسد ہے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کریں بلکہ بزرگان دین کی عیب جوئی سے وہابیہ ہاہم اللہ الی الصراط المستقیم کا ہی حصہ اور حصہ وافر ہے جیسا کہ رسالہ ستارہ محمدیہ وظفر المبین مصنفہ محی الدین نو مسلم لاہوری غیر مقلد کے دیکھنے سے ہمارے دعا کا ثبوت کامل ملتا ہے ارباب بصیرت پر بخوبی روشن ہے کہ جس طرح خاتمہ اسلام اعنی آریہ - عیسائی وغیرہ اسلام مقدس کی صداقت مٹانے میں سرگرم ہیں - اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ بحکم وعدہ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ دعا کے اس سلسلہ تبلیغ کو ترقیات روز افزوں سے معزز اور فائز المرام فرماتا ہے۔ ایسا ہی فرقہ غیر مقلدین ائمہ اربعہ علیہم الرحمۃ کی تقلید کو جو اجماع امت سے واجب ہو چکی ہے مشرک و بدعت قرار دے کر شیخ نجد علیہ ما یستحقہ کے مذہب کی اشاعت میں مصروف ہیں اور عوام کالانعام کو دھوکہ دینے کیلئے حنفی مذہب کو جو روز روشن کی طرح آئینہ حقیقت و صداقت کا ثبوت رکھتا ہے قرآن و حدیث کے برخلاف ظاہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں مسئلہ جو فقہ حنفیہ کی کتب مستندہ متداولہ میں مسطور ہے - بخاری شریف کی فلاں حدیث کے مخالف ہے جس کی وجہ سے

لہ حنفی اخبار ہم نے اس لئے کہا ہے کہ حضرت سید شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز غنیہ میں بدعتیوں کی جو علامات لکھی ہیں وہ اس میں پائی جاتی ہیں بڑی نشانی یہ ہے الوقیعۃ فی اھل الاثر یعنی اہلحدیث کو برا کہنا جس کی دلالت سے مصلحی البدیع تھا یا اخبار مذکور سے قلم المحدیث کبھی نہیں چھوٹا - حنفیہ کی طرح ہندو رستور البیع علی البخاری کی اعلیٰ ہو سکتا ہے پھر اسکو حنفی ہونے میں کیا کلام ہے - مدیر اعظم کسی ہو رخ ہو بتا کو توجا ہو دیکھیں کیسا شائع نہیں نہ کرنا ہو ہنور دہ ہو نہ صاحب ہے جس میں نزاع کرنا تو اس کو معلوم ہو (ح)

ہے اس وعدہ کا ثبوت دینا ہوگا (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

دیوبند پہ سننے کے قابل ہے - اس لئے خاکسار محمد خوش حضرات احناف کثرہم اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ملتمس ہے کہ غیر مقلدین کے دام تزویر میں شکار ہونے سے بکلی اجتناب رکھیں - اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے - کہ ہمارے علمائے کرام نے جو بخاری شریف کو اصح الکتب فرمایا ہے تغلیباً ہے جیسا کہ باقی کتب حدیث کی نسبت بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و نسائی کو صحاح ستہ قرار دیا گیا ہے - یہ نہیں کہ بخاری شریف کی تمام ہی حدیثیں واجب العمل ہیں چنانچہ بعض اہل فقہ کے گذشتہ نمبروں میں الحج علی البخاری کی سرخی سے اس مطلب کو وضاحت سے بیان کیا ہے اور اب بخاری شریف اور مسلم شریف کی ایک حدیث کا باہمی تعارض و تخالف تحریر کرتا ہوں اسکو ناظرین انصاف آئین بخاری شریف کی ہر حدیث کو واجب العمل ہونیکا خود ہی فیصلہ کر لیں گے ۔

بخاری کی جلد ثالث باب العزل میں ہے - حدثنا علی بن عبداللہ حدثنا سفیان قال عمرو اخبرنی عطاء سمع جابرا رضی اللہ عنہ قال کنا نعزل والقرآن ینزل یعنی صحابہؓ فرماتے ہیں ہم عزل (عورت کی شرمگاہ سے باہر انزال کرنا) کیا کرتے تھے اور قرآن کریم نازل ہوتا تھا - مطلب یہ کہ قرآن شریف نے ہمیں اسکی ممانعت کا حکم نہیں دیا اور دوسری حدیث یہ ہے - حدثنا جویریۃ عن مالک ابن انس عن الزہری عن ابن محیریز عن ابی سعید الخدری قال اصبنا سبیا فکنا نعزل فسألنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال او انکم لتفعلون قالہا ثلاثا ما من نسمۃ کائنۃ الی یوم القیامۃ الا ہی کائنۃ - خلاصہ کلام و ماحصل مرام یہ کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عزل کرنیکی نسبت حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے استفسار کیا - تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) نے ارشاد فرمایا کہ عزل کرنے میں کوئی حرج اور نقصان نہیں اور جو جان قیامت تک ہونیوالی ہے وہ تو ہوکر ہی رہیگی ۔

اس حدیث کے برخلاف اور معارض یہ وہ روایت جو مسلم شریف میں بدین الفاظ موجود ہے - عن جدامۃ بنت وہب قالت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اناس وہو یقول لقد ہممت ان انہی عن الغیلۃ فنظرت فی الروم وفارس فاذا ہم یغیلون اولادہم ولا یضر اولادہم ذالک شیئا ثم سألوہ عن العزل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذالک الوأد الخفی وہو اذا الموؤدۃ سئلت یعنی جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک مجمع میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئی اس وقت حضور رحمۃ للعالمین یہ ارشاد فرما رہے تھے کہ میں نے غیلہ یعنی دودھ پلانیوالی عورت سے مجامعت منع کرنیکا ارادہ کیا تھا - پھر دیکھا کہ رومی اور فارسی غیلہ کرتے ہیں اور انکی اولاد کو اس سے کچھ ضرر نہیں پہنچتا - اسکے بعد خدمت عالیہ میں عزل کی نسبت استفسار پیش ہوا - تو حضرت سید الاولین والآخرین رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ عزل کرنا تو بچے کا پوشیدہ زندہ گاڑ دینا ہے جسکے بارے میں اللہ جل شانہ سورہ تکویر میں ارشاد فرماتا ہے و اذا الموؤدۃ سئلت یعنی جب جیتی گاڑی گئی - پوچھی جائیگی - کہ تو کس جرم کرنے سے ماری گئی ۔

پس اس تقریر سے ہر شخص جو عقل سلیم اور فہم مستقیم سے اپنے اندر حصہ رکھتا ہو - بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ ان دونوں حدیثوں میں سے جو باہمی تعارض و تخالف رکھتی ہیں - ایک تو ضرور ہی پایہ اعتبار سے ساقط و خارج ہے - بر تقدیر صحت حدیث بخاری کے مسلم شریف کی حدیث غلط اور ساقط الاعتبار ہوگی - وکذا العکس - کیونکہ بخاری شریف کی دونوں حدیثوں سے تو عزل کا صاف اور معین طور سے فتویٰ ملتا ہے مگر مسلم شریف کی حدیث مذکور میں عزل کی نسبت سخت درجہ کا وعید سنا کر ڈرایا گیا ہے - جس سے جواز کی کوئی وجہ سے نہیں نکلسکتی اور ان دونوں حدیثوں میں سے ایک کو ناسخ دوسری کو منسوخ سمجھنا بھی پرلے درجہ کی حماقت اور سفاہت کا ثبوت دینا ہے - کیونکہ نسخ کا احتمال زید و عمر کے اقوال سے جو کسیطرح قابل احتجاج والتفات ہی نہیں - کیسے ہو سکتا ہے تاوقتیکہ جناب شارع کیطرف سے اس دعویٰ پر کوئی دلیل قاطع اور حقیقت ساطع مذکور نہ ہو* - اور جو حضرات اس نہی کو کراہت تنزیہی پر محمول کرتے ہیں - انکی سخت غلطی ہے - اس لئے کہ اس صورت میں زندہ زنگی کو گاڑ دینا بھی مکروہ تنزیہی سمجھا جائیگا - وہذا باطل (اہل فقہ ۱۰ - مئی ۱۹۰۸ء)

جواب :- شاباش راست گوئی اسی کا نام ہے الامان دین اور مقلدین کی تقلید کرنیوالوں کے حق میں آپنے خوب فیصلہ کیا اور بدخبتی اخبار کے فخر العلماء مولوی عمر کریم صاحب پٹنوی کیا کہتے ہیں اور آپ جیسے ان کے خوشہ چین کیا رنگ لاتے ہیں بقول ؎ من چہ میگویم و طنبورہ من چہ گوید ۔

* رفع یدین کو منسوخ کہتے ہوئے ان الفاظ کو یاد رکھنا - (اہلحدیث)

جو غریب فنڈ میں مولوی محمد حسین صاحب سوداگران بانس سرگروہ نے دیا ہے - ۵ روپیہ غریب فنڈ میں جمع کر کے باقی الاسکا ہے - کاتب

ahmadimuslim.de

غور سے سنئے! آپ کے مولانا فرماتے ہیں:-

"امام بخاری کا درجہ کبھی فن حدیث میں جماعت محدثین میں کبھی ایسا اعلیٰ نہیں تسلیم کیا گیا حتی کہ صحاح والوں میں سے تو سوائے ترمذی کے اور کسی نے امام بخاری کو اس قابل کبھی نہیں سمجھا کہ ان سے کوئی حدیث روایت کریں۔ بس فن حدیث میں اس سے بڑھ کر اور کیا مرتبہ لپست ہو سکتا ہے کہ صحاح والوں میں سے حتی کہ خود امام بخاری کے شاگرد امام مسلم نے تو ان امام بخاری سے کوئی حدیث روایت کرتے نہیں اور نہ انکی شرائط کے پابند ہوا ہیں" (اہل فقہ ۱۹- اکتوبر ۱۹۰۶ء)

یہ بھی آپ لوگوں کا محدثین خصوصاً امام المحدثین کی نسبت حسن ظن ہے جو واقعی تقبل آپکے الحاد کے درجہ تک پہنچانیوالا ہے کہئے! یہ عبارت امام بخاری کی مدح ہے یا مذمت۔ اگر مدح ہے تو لیجئے ہم ہی آپکی خاطر امام ابوحنیفہ پر بھی دلیل جاری کرتے ہیں کہ ان کا پایۂ فن حدیث میں ایسا تھا کہ صحاح والوں میں سے کسی محدث نے ان سے روایت نہیں لی۔ بلکہ علامہ ابن خلدون کے قول کو دیکھو۔ تو اور بھی ان کی نسبت حسن ظن بڑھ جائیگا مگر سردست ہم اوسکا ذکر نہیں کرتے صرف راس المتقدمین مولوی عبدالحکیم صاحب ہی کی دلیل بطور معارضہ بالقلب کے پیش کرتے ہیں۔ پھر افسوس ہے کہ آپ ایسی بیہودہ حملے محدثین اور بزرگان دین کی نسبت سنتے ہیں اور خاموشی سے دم بخود ہیں +

شذرہ

اڈیٹر سراج الاخبار پر آپ بڑا افسوس ہے کہ وہ ۱۵ جنوری کے پرچہ میں امام بخاری کو محدثین کے سرتاج لکھتا ہے مگر امرتسر کے بدنبختی اخبار کی باوجود اس شرارت اور توہین کے تعریف کرتا ہے اور اہلحدیث کو چڑاتا ہے۔ بہائیو! ولا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا اعدلوا ہو اقرب للتقوی۔ شیخ محی الدین مرحوم نے کوئی کسی امام کی توہین نہیں کی بلکہ صرف یہ لکھا ہے کہ فلاں فلاں مسئلہ اونکا حدیث کے خلاف ہے۔ یہ ایک معمولی بات ہے۔ جیسے تم بھی کہا کرتے ہو۔ کہ امام شافعی کا فلاں مسئلہ حدیث کے خلاف ہے۔ امام مالک کا فلاں مسئلہ حدیث کے خلاف ہے مگر یہ کیا غضب ہے۔ کہ پرسنل اٹیک (ذاتی حملہ) کیا جاتا ہے کہ امام بخاری ایسا تھا ویسا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر تم لوگ ایسا کرتے تو حضرت پیران پیر تم لوگوں پر بدبختی اور بیدینی کا فتوی کیوں لگاتے ؟

غیر یہ تو تمہاری اس منصفانہ تمہید کے متعلق ہمارا دیباچہ تھا۔ اب سنئیو! اصل مضمون کا جواب۔ مہربان من! برا نہ منائیگا۔ آپ لوگ جو احادیث پر اعتراض کرتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگوں کو یا تو اصول روایت اور اصول روایت سے خبر نہیں یا دانستہ ان سے اغماض کرتے ہیں کیا اچھا ہو۔ جیسا میں نے آپکو ایک قلمی خط میں لکھا تھا آپ چند روز تک میرے پاس آکر ٹھیریں۔ تو ان سب اعتراضات کو پیش کرکے زبانی جواب سمجھ جائیں۔ آپ لوگ اردو ترجموں سے کام لیتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے ؎

نہ ہر کہ آئینہ سازد سکندری داند + نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

سنئیے! زبان کی بحث تو اور بات ہے مگر انصاف یہ ہے۔ اور علماء اصول کے ہاں محقق ہے کہ راوی کی روایت حجت ہے۔ درایت یعنے فہم حجت نہیں۔ پھر اس اصول کے مطابق پہلی حدیث جو دراصل جابر کا قول ہے جسے آپ غلطی یا مطلب براری کے لئے حدیث کہتے ہیں۔ اوسکی درایت یعنی فہم الراوی ہے کوئی مرفوع حدیث نہیں۔ اس کی نظیریں آپکے ہاں کثرت سے ہیں جو وقت پر بتلا سکتے ہیں۔ پس وہ حجت شرعی نہیں محض قیاس ہے قیاس بھی فقہی قیاس نہیں کہ اوسکا کوئی مقیس علیہ موجود ہو بلکہ صرف خیال ہی خیال ہے جو بحکم اصول روایت و اصول درایت حجت شرعی نہیں ہے پس اسکا تو ذکر کیجئے دوسری حدیث۔ یہ وہی ہے کہ آپ جواز عزل کی دلیل بیان کر گئے ہیں حالانکہ وہ منع کی ہے کیا آپ کو اپنی زبان کا محاورہ بھی یاد نہیں ایک شخص اپنے لڑکوں کو تعلیم پاتا ہے تو دوسرا کہتے ہیں کہ سمجھاتا ہوا کہتا ہے۔ میاں کیوں مارتے ہو جسکی قسمت میں علم ہے خود ہی پڑھ جائیگا۔ تو یہ کلام اسکا مارنے سے منع پر دلالت کرتا ہے یا مارنے کے حکم پر۔ واللہ مجھ خطرہ ہی اگر دوسری شق ہوگی تو تم سے یہ سوال کریں گے عقل بڑی چیز ہے پس یہ حدیث اور تیسری بھی حدیث دونوں عزل کے منع پر دلالت کرتی ہیں ہاں یہ بات بیشک ہے کہ تیسری حدیث میں ممانعت گا صرف ان لفظوں میں بیان ہے۔ دوسری میں نرا خفیہ طرح سے منع کیا گیا ہے۔ سو اسکی نظیر قرآن مجید میں خود موجود ہے شراب سے ممانعت پہلے نرم لفظوں میں آئی تھی۔ آخر اسکو فعل شیطانی کہکر سب سے زیادہ شدید کردیا۔ سو یہ تعارض نہیں ہوتا بلکہ طریق بیان ہے جو علم معانی کے عالموں سے مخفی نہیں +

ہاں تقلید پر اجماع ہو چکا ہے۔ آپ بھی پہلواری کے حسن میاں کیساتھ

ahmadimuslim.de

ملکوہ پیش کیجئے گا ہم بھی چاہتے ہیں۔ کہ اُس اجماع کو دیکھیں کہ کس گاؤں میں ہُوا ہے۔ مگر کہیں وہ اجماع نہ ہو جسکی بابت کسی اہل دل نے کہا ہے ؎

اجماع نہیں یہ بلوۂ اہل عناد ہے + گر ہے تو حق بجانب ابن زیاد ہے

ہم یہ افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ تم ہی آخر اُسی کان کے نمک نکلے جو محلہ کی کسی بڑھیا عورت سے شکر کہا کرتے ہیں کہ اہلحدیث شیخ نجدی کے پیرو ہیں (نعوذ) حالانکہ ہم کئی ایک دفعہ مرات کرات خود علماء حنفیہ کے اقوال سے ثابت کر چکے ہیں۔ کہ شیخ نجدی خود حنبلی مقلد تھا۔ اس لئے وہ تمہارا چچیرا بھائی تھا۔ ہمارا اُس سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر پھر بھی جنکو بے دلیل کہنے کی عادت ہو وہ یہی راگ الاپے جاتے ہیں۔ اور ذرا نہیں شرماتے۔ پھر بڑہا نکتے ہیں کہ ہمارے جواب نہیں ملتے۔ یہ نہیں جانتے کہ ایسے سوالوں کے جواب دینے سے حضرت سعدی مرحوم منع فرما چکے ہیں ؎

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نہ رہی + اینست جوابش کہ جوابش ندہی

آخر میں ہم پبلک پر یہ امر واضح کرتے ہیں کہ حدیث کو ماننے نہ ماننے میں یہی فرق ہے کہ جو ہمارا اور بدعتی اخبار اور اُن کے نامہ نگاروں کا ہے کہ حدیثوں میں بوجہ تعارض پیدا کرکے سوتیلی ماں کی طرح بیدردی سے بغیر تطبیق دئے درمیان میں چھوڑ جاتے ہیں یہ نہیں کہ اگر اُن کو تعارض معلوم ہوا تو ہمدردی سے تطبیق دیں یا دینے کی کوشش کریں۔ بس یہی فرق ہے۔ جو اہلحدیث کے حدیث ماننے اور بدعتیوں کے نہ ماننے میں ہے غالباً یہ ایسا فرق ہے کہ ہر ایک آدمی اسکو بخوبی سمجھ سکتا ہے ؎

خدا کی شان فقہ کے کسی مسئلہ میں انکو تعارض معلوم نہیں ہوتا کہیں نہ ہو ؎
لیکن عین السخط تبدی المساویا

مرزا صاحب قادیانی کے متعلق ایک رائے

مکرمی جناب مولوی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ +

تبر مرزا قادیانی کے مقابلہ پر جو کچھ آپ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسکی جزائے خیر آپکو عطا فرماوے۔ حال ہی میں جو اُس نے بذریعہ مصنوعی دعا کے آپکو ڈرا کر اپنی آئندہ مخالفت سے روکنا چاہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اسکی ہرگز پروا نہ کر

نہیں کریں گے کیونکہ اُس شخص کا مسلک شریعت محمدیہ کے بالکل برخلاف ہے اور اُس کے دعاوی اور دلائل سب باطل ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس لبیز اسکو ضرور شکست ہوگی۔ گو اس کے الفاظ اسکی چالبازی کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے۔ مگر پھر بھی ہمارے خیال میں جو اس کے دام میں قابو آچکے ہیں۔ ان کی بڑی وقعت ہے۔ آجتک تو اللہ تعالیٰ نے اس کو کسی میدان میں سرخرو نہیں ہونے دیا۔ اور آئندہ بھی ایسا یقین ہے۔ کیونکہ کاذب کبھی عزت نہیں پاتا۔ گو آپ ثابت قدم رہیں۔ اور اس کا مقابلہ بڑے زور سے کرتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ آپکی تردید کا بڑا بھاری اثر ہوتا ہے اور مرزائیوں کو سخت شاق گذرتا ہے۔ آپ علیحدہ ضمیمہ کی تجویز کو منظور فرماویں اور اسی کا ایک نام اشتہار تمام اخبارات میں شائع کرائیں۔ بہت سی خریداری ہوگی یہ چند کلمات محض آپ کی حوصلہ افزائی کیلئے تحریر ہیں گو مجھے معلوم ہے کہ ان کی کچھ ضرورت نہ تھی مگر صرف اس خیال سے کہ آپکو عام لوگوں کے خیالات کا اندازہ ہو جاوے کہنا مناسب سمجھا۔ بہر صورت آپ بڑے زور سے اس کا مقابلہ کریں۔ علمائے زمان میں اب بجز آپکے کوئی اور اس کیطرف متوجہ نہیں۔ اگر ہو سکے۔ تو ایک انجمن تردید قادیانی قائم کریں۔ اور اس میں مختلف علماء کرام کو مدعو فرماویں۔ یہ امر مرزائیوں کے لئے ایک بھاری مصیبت ہوگا۔ امید کہ بذریعہ اپنے اخبار کو میرے اس خط کا جواب عطا فرماویں گے +

راقم آپکا اخبار پڑھنے والا اور آپکا مؤید +

(ایڈیٹر) کئی وجوہ سے ضمیمہ کی نسبت رسالہ خوب ہے اس لئے اُس کا ارادہ کیا گیا ہے۔ خدا راست لاوے۔ بس آپ ذات خاص کے علاوہ اور احباب کو بھی ترغیب دیں۔ رہا انجمن کا کام اسکی بابت ابھی تک غور نہیں کیا آئندہ انشاء اللہ احباب سے مشورہ کیا جائیگا + مرزا احمد بیگ والی خط و کتابت کلمہ فضل رحمانی اور الہامات مرزا میں ملیگی +

مرزا صاحب ان سوالات کا جواب دیں

(سوال ۱) کتاب ازالہ کے صفحہ ۲۳۰ میں لکھا ہے اور اُس آنیوالا کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اُس کے مثیل ہونیکی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے۔ اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے +

تقابل ثلاثہ۔ توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ قرآن مجید کی فضیلت۔ قیمت عہ محصول ڈاک۔ چودھویں صدی کا مسیح یعنی مرزا قادیانی کی سوانح عمری قیمت عہ محصول ڈاک۔ صفحہ ۱۱۴ ۔ قـ

ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال وجمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنی اندر حقیقت عیسویہ رکھتا ہو بھی آگیا۔ یعنی یہ پیشگوئی ومبشراً الخ جناب (مرزا صاحب) کے حق میں ہے اور جناب کو ہونے سے پوری ہوئی۔ ترجمہ آیت یہ ہے۔ یعنی حضرت عیسے اپنے حواریوں سے فرماتے ہیں کہ خوشخبری سناتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئیگا اوسکا نام احمد ہے۔ مگر اس آیت وانجیل سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح اپنے لوگوں کو فرماتے ہیں کہ میرے بعد ایک رسول احمد نام آئیگا جو کہ تمکو دین کی باتیں سکھلائیگا۔ چنانچہ حضرت محمد احمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے زمانہ میں پیدا ہوئے اور یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ جب جملہ اہل اسلام کو اتفاق ہے مگر جناب اس پیشگوئی کا اپنے وجود مبارک سے تعلق فرماتے ہیں حالانکہ آیت میں لفظاً صاف احمد رسول کا لکھا ہے مگر جناب رسول نہیں ہیں۔ چنانچہ جناب فرماتے ہیں کہ ع من نیستم رسول ونیاوردہ ام کتاب۔ اور ایک دوسری جگہ اسی ازالہ کے صفحہ ۳ میں فرماتے ہو کہ قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھا۔ پس جبکہ خود جناب اس بات کو قائل ہیں کہ ہم رسول نہیں تو پھر اس پیشگوئی کو کسطرح اپنے متعلق فرماتے ہیں؟

دوئم یہ جو جناب نے لکھا ہے کہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی گویا جناب کا مطلب ہے کہ ہمارے پیغمبر کے دو نام محمد واحمد تھے۔ محمد جلالی جسکی صفتیں اُن کے زمانہ میں پوری ہوگئی ہیں اور احمد جمالی اوسکی صفتیں پورا کرنے کیلئے خداوند نے ہمکو پیدا کیا ہے۔ فقط یہ تاویل وسمجھ جناب کی درست نہیں۔ اگرچہ جناب نے بروئے قاعدہ ابجد وجفر محمد نام کو جلالی قرار دیا ہے۔ مگر ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حلم۔ خلق۔ سخاوت۔ مروت۔ غریبی فروتنی عادات پوشاک خوراک وغیرہ کا حال جناب کو خود بھی معلوم ہوگا۔ اور احادیث بتلا رہی ہیں۔ کہ اونہیں کوئی جلال نہیں تہا۔ اگر آپ یہ کہیں کہ اونہوں نے جہاد کیئے تو عالیجاہ وہ پہلے کفار کی طرف سے اونپر ظلم وتعدی شروع ہوئی پھر اُن کو بموجب حکم ایزدی اپنی جان کا بچانا اور دین کا پھیلانا ضروری تہا ورنہ انہوں نے اپنا کوئی جلال کسی پر ظاہر نہیں کیا۔ وہ ایک سیدھے سادے اُمی نبی تھے۔

سوئم جناب کا یہ مطلب ہے کہ احمد جمالی نام ہے یعنی جسکی صفتیں ہماری معرفت پوری ہوئی۔ سو یہ بھی غلط ہے احمد نام میں چار حرف الف۔ ح۔ م۔ د ہیں۔ جن کے آ۔ م آتشی ہیں اور ح۔ د آبی۔ یعنی احمد نام میں عنصر آتش وآب برابر ہے۔ تو ہم اس نام کو کبھی جمالی قرار نہیں دے سکتے بالفرض جمالی ہی سہی تو ہمارے نبی تو خود جمالی صفتوں کا مجموعہ تھے۔ اونہوں نے کوئی بات باقی نہیں چھوڑی تھی۔ جو کہ اب جناب کے ہونے سے پوری ہوئی ہو۔

علاوہ انہیں یہ مسئلہ مشہور ہے کہ ایک کافر عورت آنحضرت صلعم پر ہر روز صبح کو کھا کوڑا پھینکا کرتی تھی اور آنحضرت بالکل اُس بڑھیا کی اس کمینہ حرکت سے کوئی غصہ یا رنج نہیں کیا کرتے تھے۔ اور خاموشی سے مسجد میں جاکر غسل وتبدیلی لباس نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ المختصر وہ عورت اس کریمانہ خلق کا عاشق ہو کر مع عیال واطفال مسلمان ہوگئی۔ اگر خدانخواستہ کوئی ہندو عورت اسیطرح قصداً جناب پر ایکروز کھاد کوڑا پھینکتے تو امید کہ جناب تمام جائداد کی قیمت لگا کر فوراً ہتک عزت کی نالش کردیتے۔

ایک جگہ خداوند کریم قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ کہ آج کے دن میں نے تیرے دین کو کمل کردیا۔ یعنی اب کوئی تکمیل وغیرہ تیرے دین کی باقی نہیں رہی یعنی دین تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ باوجود اس آیت کے نازل ہونے کونسی تکمیل حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی باقی تھی جو جناب کے ذریعہ پوری ہوئی ہو۔

سوال (۲) میں نے جناب کے مریدوں سے سنا ہے کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہیں۔ اور اخبار الحکم میں دیکھا ہے کہ جناب بروز ہیں۔ چنانچہ الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء میں ایک مرید جناب کا لکھتا ہے کہ اس زمانہ میں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدمت اقدس مرزا صاحب میں بروز کیا ہے۔ لفظ بروز کے معنے ہیں ظاہر ہونا باہر نکلنا۔ پس مطلب یہ ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اب جناب کے جسم میں ظاہر ہوئے ہیں یعنی اونہوں نے نیا جنم لیا ہے۔ روح وہی ہے اور جسم ملک مرزا غلام احمد صاحب نے مگر یہ بالکل تناسخ بن گیا۔ لیکن جناب تناسخ کے قائل نہیں بلکہ مسلمان اور مسلمانوں کے امام کہلاتے ہیں اور نہ ہی حضرت آدم سے لیکر آجتک کبھی یہ بروزی مسئلہ سُنا گیا ہے کہ فلاں ولی یا نبی نے فلاں شخص کے جسم میں بروز کیا ہے۔

(نوٹ) جناب مرزا صاحب براہ مہربانی ان سوالات کو جواب الحکم میں درج فرما کر جلدی مشکور کریں۔

راقم یکے از خاکپایان اہلحدیث

پیارے نبی کے پیارے حالات: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات متبرکہ۔ قیمت حصہ اول ۸؎ حصہ دوم ۸؎۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

مفقود الخبر

کی بیوی کے متعلق سراج الاخبار جہلم کا جواب ۲۲ اپریل کے اہلحدیث میں نکلنا شروع ہوا تھا۔ مگر بعض بوجہ دیگر ضروری مضامین اسکو معرض التوا میں آگیا چونکہ اہلحدیث بحکم یک انار و صد بیمار کئی ایک دھندوں کو لئے ہوئے ہے اس لئے بہت سے مضامین ملتوی رہجاتے ہیں۔ اسی لئے مدت سے یہ تجویز درپیش ہے کہ اخبار کو اپنی ضرورتوں کے مطابق کامل بنایا جاوے۔ مگر ہمارے احباب ہمکو اسی امر کی اجازت نہیں دیتے۔ کیونکہ وہ اپنے پیارے اہلحدیث کی ترقی کے لئے دل سے کوشاں نہیں ہوتے۔ کہنے سننے سے کوئی صاحب متوجہ ہوا۔ تو جونہی ایک دو خریدار بنائے۔ بس کوشش کی حد ہو گئی حالانکہ ایسے قومی کاموں کی حد کبھی ہوتی ہی نہیں بلکہ بحکم حدیث شریف احب الاعمال الی اللہ ادومہا (جو کام ہمیشہ کیا جائے وہی خدا کو بہت پیارا ہے) دوام کوشش چاہئے۔

سچ تو یہ ہے کہ اہلحدیث اپنے مخالفوں کے جوابات دینے سے کسی طرح عاجز نہیں ہاں عاجز ہے تو ایک بات میں کہ بلا وجہ جھوٹ سے کام لیتے ہیں۔ ۲۴۔ اپریل کے پرچہ میں ہمنے ایک جھوٹ سراج الاخبار کا لکھا تھا کہ اُس نے لکھا ہے کہ جماعت اہلحدیث نے اڈیٹر اہلحدیث کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا جسکے جواب میں لکھا گیا تھا کہ اصل واقع یوں ہے کہ بعض علماء نے مخالفت کی تھی۔ جب جوابات ہوتے ہوتے آرہ میں منصف مقرر ہوئے۔ جنہوں نے مخالف علماء کے فتوے کو غلط قرار دیا۔ اسپر اڈیٹر سراج الاخبار بجائے نادم ہونے کے ایک اور جھوٹ بولنے کا مرتکب ہوا لکھتا ہے کہ جب آپ محض اونکی خاطر آریوں کے مقابلہ کیلئے صدہا کوس کے سفر کی تکلیف اٹھا کر آرہ جاتے ہیں تو کیا وہ ایسے ناحق شناس تھے کہ ایسے مصیبت کے وقت میں آپکی مدد نہ کرتے (۱۲ مئی) حالانکہ آرہ میں آریوں سے کبھی مباحثہ یا مقابلہ نہیں ہوا۔ اور نہ کبھی علماء آرہ نے ہمکو کسی اور مقام پر آریوں کے مقابلہ کے لئے بلایا ہے اور نہ انکو ضرورت ہے۔ کیونکہ علماء آرہ میں ایک ایسا شیر ببر ہے۔ جس نے مرشد آباد کے مناظرہ میں مسئلہ تقلید میں نمایاں فتح حاصل کی تھی۔ بتلائیو ہم ایسی دروغ گوئی کا کیونکر مقابلہ کر سکتے ہیں ہم علاوہ اپنے مسئلہ کا جواب دیتا ہے۔ نمبر ۲۹۔ اپریل کے پرچہ میں جو سراج الاخبار کا دعوی اور دلیل اول مع جواب لکھا تھا۔ ناظرین کے استحضار مضمون کے لئے دعوی اونکا مکرر لکھا جاتا ہے۔

اخبار مذکور میں دعوی کیا گیا تھا کہ جس عورت کا خاوند گم ہو جاوے وہ نوے سال تک اپنے خاوند کے ہم عمروں کی موت تک انتظار کرے بعد اس کے اُسکو نکاح ثانی کرنے کی اجازت ہے اس دعوی پر جو پہلی دلیل لائے تھے اُس کا جواب تو ۲۹۔ اپریل کے پرچہ میں دیا گیا۔ آج دوسری دلیل مع جواب درج ذیل ہے

"دارقطنی نے اپنی سنن کے باب امراۃ المفقود میں حضرت مغیرہ بن شعبہ سے اس طرح روایت کی ہے۔ اخبرنا احمد بن محمد بن زیاد اخبرنا محمد بن الفضل بن جابر اخبرنا صالح بن مالک اخبرنا سوار بن مصعب اخبرنا محمد بن شرحبیل الہمدانی عن مغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول اللہ امرأۃ المفقود امرأتہ حتی یاتیہا الخبر

یعنی مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ مفقود کی عورت اسی کی عورت ہے۔ یہاں تک کہ اُس کی موت کی خبر پہنچے"

جواب:۔ اس حدیث پر محدثانہ طریق سے جو کلام ہے وہ تو آگے آتا ہے مگر مہربان من یہ تو فرمائے کہ یہ حدیث آپ کے مذہب کی تائید کرتی ہے یا تردید۔ آپکا مذہب اسی لئے ہم نے مکرر لکھدیا ہے۔ کہ نوے سال یا خاوند کے ہم عمروں کے انتقال کے بعد نکاح ثانی کرلے۔ مگر اس حدیث میں کوئی حد نہیں ہے کہ کتنی مدت گذر جاوے۔ جبتک اُسکو مرنے کی خبر اُس کو نہ پہنچے کیونکہ حتی غایت ہے جیسے ربط کی جو جملہ سابقہ میں ہے اور ظاہر ہے کہ غایت مغیا سے خارج ہے۔ پس معنے حدیث کے صاف ہیں۔ کہ جب تک خاوند کے مرنے کی خبر نہ آوے بیٹھی رہے جب مرنے کی خبر آئے تو نکاح ثانی کرے نہ نوے سال کی حد ہے نہ سو سال کی۔ پس یہ حدیث بجائے آپکے مذہب کی تائید کرنے کے تردید کرتی ہے نہ کہ تائید

اڈیٹر صاحب! اس برتے پر تتا پانی؟ آپ لوگ ہمیشہ علماء اہلحدیث کو عموماً اور خاکسار کو خصوصاً بے علم۔ جاہل۔ بے خبر۔ ترجمہ خواں وغیرہ وغیرہ القاب سے یاد کیا کرتے ہیں۔ اور اپنا یہ حال ہے کہ دعوی اور دلیل میں تقریب تام کی خبر نہیں ۱ھ

ابھی دلربائی کے انداز سیکھو ۔ کہ آساں نہیں دل لبھانا کسی کا

اس حدیث پر محدثانہ کلام جو ہے وہ اڈیٹر سراج الاخبار خود ہی نقل کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں:۔

"اگرچہ بعض محدثین نے اس حدیث کے راویوں پر جرح کر کے اس کو ضعیف کہا ہے۔ چنانچہ دارقطنی کے حاشیہ تعلیق المغنی کے صفحہ ۲۲۳

جواب
خریدار نمبر ۹۲ کی خدمت ... سلام عرض ہے ... مطبع فاروقی دہلی ... مطبع مطلع العلوم ... طبع ہوئی ہیں ... کر لیں اور جب ... ان کے حوالہ کر ... اپنے سے زیادہ ... جب وہ مجھے خط ... ڈاکٹر جمال الد...

ahmadimuslim.de

میں اڈیٹر اہل حدیث کے پیر بھائی مولوی ابوالطیب محمد شمس الحق صاحب عظیم آبادی نے لکھا ہے :۔ قال ابن ابی حاتم فی کتاب العلل سئلت ابی عن هذا الحدیث قال هذا الحدیث منکر ومحمد بن شرحبیل متروك الحدیث یروی عن المغیرة بن شعبة مناکیر واباطیل۔ انتهی واعله ایضا عبد الحق بمحمد بن شرحبیل وقال انه متروك وقال ابن القطان فی کتابه وسوار بن مصعب اشهر فی المتروکین منه ودونه صالح بن مالك ولا یعرف ودونه محمد بن الفضل ولا یعرف حاله انتهی"۔

جواب :۔ یہ اعتراض جسکو آپنے علامہ عظیم آبادی کی طرف منسوب کیا ہے دراصل حافظ زیلعی کا ہے۔ جو آپ لوگوں کے خیال میں حنفی ہونیکی وجہ سے نہائت ہی اعلیٰ پایہ کے محدث اور حافظ حدیث ہیں۔ محدث عظیم آبادی کا نام لینے سے شائد آپکی غرض یہ ہوگی۔ کہ اس اعتراض کا وزن کم ہوجاوے۔ شائد آپکو معلوم نہیں کہ زیلعی طبع ہوکر ملک میں شائع ہوچکی ہے مختصر اس اعتراض کا مطلب ہے کہ حدیث مذکور کے راوی غلط گو ہیں غلط احادیث نقل کرنیکی وجہ سے روائت کے سلسلہ سے متروک ہوچکے ہیں۔ اڈیٹر صاحب اس سوال کا جواب دیتے ہیں :۔

سو یہ جرح اس حدیث کے راویوں پر وجوہ ذیل سے بالکل مخدوش ہے۔ (۱) اگر اس حدیث کے راوی ایسے ہی مجروح اور غیر مشہور ہوتے جیسے کہ ابی حاتم اور عبدالحق اور ابن قطان نے بیان کیا ہے۔ تو دارقطنی جو اس حدیث کا ان سے مخرج ہے اپنی عادت کے موافق ان کی نسبت کچھ نہ کچھ علت تو ضرور ہی بیان کردیتا خصوصاً جبکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث سے اپنا مذہب اخذ کیا تہا کیونکہ دارقطنی امام صاحب کے حق میں سخت متعصب شخص تہا جیسا کہ محققین نے اسکی تصریح کردی ہے۔ پس جب دارقطنی جو اس حدیث کا مخرج ہے اُس کے راویوں سے بالکل ساکت ہے۔ تو بحکم اہل البیت ادری بما فیہ یہ حدیث اوسکے نزدیک عیب سے پاک ہے"

جواب :۔ آپ کے اس جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ دارقطنی نے چونکہ اسپر اعتراض نہیں کیا۔ اسلئے دیگر محدثین کا اعتراض کرنا فضول ہے۔ یہ خوش یہ بھی کوئی اصول ہے ہم حیران ہیں کہ ہمارے بھائی اہلحدیث کے مقابلہ پر کیسی کیسی حرکات مذبوحی کیا کرتے ہیں۔ امام بخاری جیسا محدث ملتزم الصحت جسکا التزام ہی یہ ہو کہ حدیث صحیح۔ صحیح بھی اعلیٰ درجہ کی صحیح کے سوا کوئی حدیث نہ لاؤنگا۔ اوسکی احادیث پر تو یہ لوگ الجرح علی البخاری کے نعرے بلند کرتے ہیں۔ اور آئے دن امام بخاری کی احادیث کی تنقید (چھوٹا منہہ بڑی بات) کرتے کرتے امام ممدوح کی ذات خاص تک جرح سے باز نہیں آتے۔ مگر اپنے مطلب کی جب کہتے ہیں۔ تو دارقطنی جیسے غیر ملتزم الصحت کے سکوت کو بھی اوسکی تصحیح بلکہ دوسری محدثین کی جرح سے بھی اعلیٰ ماننے کو طیار ہو جاتے ہیں یاللعجب وضیعت الادب پھر لطف یہ کہ ائمہ دین کو بھی اپنے پر قیاس کرتے ہیں۔ کہ دارقطنی کو امام ابوحنیفہ سے چونکہ عداوت تھی تو کیوں اُس نے اس حدیث پر جرح نہ کی۔ واہ سبحان اللہ کیا ہی نئی منطق ہے اور کس کس جگہ امام دارقطنی نے جرح کی ہے۔ دارقطنی کو کس نے ملتزم الصحت کہا ہے۔ بہائی صاحب آپ جو چاہیں لکھیں۔ مگر براہ مہربانی باقاعدہ لکھا کریں۔ اور یہ سوچ کر لکھا کریں۔ کہ اڈیٹر اہلحدیث کسی حکاک کا بھی کہاتہ لکھتا لکھتا ایڈیٹر نہیں بنگیا بلکہ عمر کا ایک اچھا حصہ تحصیل علم اور درس تدریس میں صرف کرچکا ہے۔ سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں + کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

دوسرا جواب آپ یوں دیتے ہیں :۔ کہ

"کسی حدیث کو منکر یا راوی کو متروک الحدیث کہدینا مجمل اور مبہم جرح ہے۔ جو فقہاء اور محدثین کے نزدیک بالاتفاق غیر مقبول ہے چنانچہ مولوی عبدالحیی صاحب اپنے رسالہ الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل کے صفحہ ۸ میں لکھتے ہیں :۔

وفی کشف الاسرار شرح اصول البزدوی اما الطعن من ائمة الحدیث فلا یقبل مجملا ای مبهما بان یقول هذا الحدیث غیر ثابت او منکر او فلان متروك الحدیث او ذاهب الحدیث او مجروح او لیس بعدل من غیر ان یذکر سبب الطعن وهو مذهب عامة الفقهاء والمحدثین انتهی + ابوحاتم متوفی ۲۷۷ ہجری اور عبدالحق متوفی ۵۸۱ھ اور ابن قطان متوفی ۶۲۸ ہجری ان جارحین متشددین ومتعنتین میں سے ہیں جنکی توثیق تو معتبر ہے اور جرح غیر معتبر مانی گئی ہے مگر جبکہ کوئی منصف مزاج شخص بھی اُن کے موافق ہو۔ چنانچہ رسالہ مذکورہ بالا کے صفحہ ۱۰ میں مسطور ہے ومنها ان یکون الجارح من المتعنتین المتشددین فان هناك جمعا من ائمة الجرح والتعدیل لهم تشدد فی

ahmadimuslim.de

هذا الباب فيجرحون الراوی بادنی جرح ويطلقون عليه ما لا ينبغی اطلاقه عند اولی الالباب فمثل هذا الجارح توثيقه معتبر وجرحه لا يعتبر الا اذا وافقه غيره ممن ينصف ويعتبر فمنهم ابو حاتم والنسائی وابن معين وابن القطان ويحيی القطان وابن حبان وغيرهم فانهم معروفون بالاسراف فی الجرح والتعنت فيه فليتثبت العاقل فی الرواة الذين تفردوا بجرحهم وليتفكر فيه انتهی اور امام ذہبی نے تذکرة الحفاظ جلد چہارم کے صفحہ ۱۹۹ میں ابن قطان کے ترجمہ میں عبد الحق کی نسبت یوں لکھا ہے۔ طالعت کتابه المسمی بالوهم والايهام الذی وضعه علی الاحكام الكبری لعبد الحق يدل علی حفظه وقوة فهمه لكنه تعنت فی احوال الرجال انتهی۔

جواب:- اس سارے مضمون کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ اصول اُس صورت میں ہے جب ایسے جارحین کے مقابلہ پر کوئی معدل ہو تو غور کیا جاویگا کہ ان جارحین کی جرح تعصب سے تو نہیں۔ یہ نہیں کہ ان کا اعتبار ہی نہیں سمجھا جائیگا۔ اگر یہ امام جارحین ایسے ہی ہوتے تو حافظ زیلعی جیسے حنفی محدث کیوں ان جرحوں پر اعتبار کرکے حدیث مذکور کو غلط قرار دیتے + بس تعجب اگر جبر یہلا صاحب اسکی کیا وجہ کہ ان اماموں کی جرح کو تم آپنے متعصب اور متشدد کہکر ٹلانا چاہا۔ مگر دار قطنی بھی تو متشددین میں سے ہے پھر کیا وجہ کہ اوسکی تضعیف احادیث کو لیکر آپ اور آپکے بھائی بند الجرح علی البخاری کے آوازے کستے ہیں۔ سچ ہے سہ

صم اذا سمعوا خيرا ذكرت به + وان ذكرت بشر عندهم اذنوا

تیسرا جواب آپ اس اعتراض کا یہ دیتے ہیں۔

"چونکہ محمد بن فضل اور صالح بن مالک بلکہ سوار بن مصعب متوفی ۱۸۰ھ سے پہلے ہی اس حدیث سے امام ابو حنیفہ رح اپنا مذہب اخذ کر چکے ہیں اور امام شافعی اور ان کے ہم مذہب اور دیگر علماء کا بھی اس حدیث پر عمل ہوا ہے۔ اسلئے یہ امر اس حدیث کی صحت کی ایسی کامل دلیل ہے جو ان متاخر راویوں کے لحوق سے اس حدیث کو ضعیف نہیں ہونے دیتا۔ رہی محمد بن شرحبیل کی جرح سو یہ مجمل جرح اسکو کچھ ضرر نہیں دیسکتی چنانچہ حافظ جلال الدین سیوطی

نے اپنے رسالہ تعقبات کے صفحہ ۳ میں لکھا ہے وقد صرح غير واحد بان من دليل صحة الحديث قول اهل العلم به وان لم يكن له اسناد يعتمد على مثله۔ انتہی اور شامی کے جلد ۳ صفحہ ۴۳ میں ہے۔ المجتهد اذا استدل بحديث كان تصحيحا له۔

جواب:- بھائی صاحب جس سند سے آپ نے یہ حدیث نقل کی ہے اس سند کا حال تو آپکو معلوم ہو چکا۔ اُس میں امام ابو حنیفہ کا نام بھی نہیں اس کے سوا اگر کوئی اور سند آپ کے پاس ہے تو وہ پیش کیجئے اوس کی تنقید بھی کیجائیگی حافظ زیلعی نے جسکو آپ لوگ فخریہ حنفی کہا کرتے ہیں اس حدیث کو بجمیع طرقہ ضعیف ناقابل العمل قرار دیا ہے۔ آپ امام ابو حنیفہ صاحب کا نام خواہ مخواہ بیچ میں لاتے ہیں حالانکہ نہ اونکا اس سند میں نام ہے۔ نہ نشان۔ نہ یہ ثبوت ہے کہ امام ابو حنیفہ نے اس حدیث سے استدلال کیا۔ نہ اونکی کوئی کتاب ہے۔ نہ ذکر ہے تعجب ہے کہ آپ لوگ ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلتے ہیں۔ کیا ثبوت ہے۔ کہ امام صاحب نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ جبکہ بقول علامہ شبلی وغیرہ اونکی کوئی کتاب ہی دنیا میں نہیں۔ تو پھر کس طرح سے تم لوگوں کو زیبا ہے کہ اونکی طرف وہ باتیں نسبت کریں جو متاخرین کی ایجاد ہیں۔

ہاں شامی کا اصول بھی خوب ہے۔ کیوں صاحب شامی کون تھے۔ کس فن کے امام تھے؟ حدیث خصوصا اصول حدیث میں انکا کلام کہاں تک سند ہے۔ افسوس۔ پھر تعجب ہے کہ آپکو اتنی بھی خبر نہیں یا تجاہل کرتے ہیں کہ حدیث عبادہ سے امام شافعی جیسا مجتہد فاتحہ خلف الامام کے وجوب پر استدلال کرے مگر حنفی آجتک اس حدیث کو ضعیف کہتے جائیں یا للعجب وضيعة الادب (باقی باقی)

میری علالت

اس ہفتہ میں درد بازو کی وجہ سے میں کام نہیں کر سکا۔ گو معمولی ریح کا درد تھا مگر نہایت سخت بیتاب کر دینے والا کہ کسی کروٹ آرام نہ تھا۔ اس لئے جن احباب کے خطوط یا کسی استفسار کے جوابات نہ پہنچے ہوں۔ معذور تصور فرماویں العذر عند كرام الناس مقبول۔ اسی سبب سے اس دفعہ فتوے بھی نہیں لکھے گئے +

(ابو الوفاء)

اورنگ زیب۔ کرزن اور لارڈ منٹو

ناظرین ان تینوں نام آوروں کو ایک جا دیکھ کر حیران ہونگے کہ ان کا کیا باہمی جوڑ تعلق ہے۔ لیکن بعد غور معلوم ہوگا۔ کہ شاعروں کے کلام میں زلف اور خط و خال کے ملاپ سے زیادہ ان تین نام آوروں کا ملاپ ہے۔ ہمارے ہندو بھائی عموماً اور آریہ مِتر خصوصاً اورنگ زیب کو خوب جانتے ہیں۔ نہ صرف جانتے ہیں بلکہ بدنام کیا کرتے ہیں کہ وہ بڑا متعصب اور بڑا ظالم تھا اوسکی تمام عمر کے واقعات میں لے دے کر مرہٹوں اور سکھوں کی لڑائیاں ملتی ہیں۔ جنکی تفصیل سُنکر ہر ایک دانا (خواہ مسلمان ہو یا ہندو) اورنگ زیب کو حق بجانب سمجھیگا۔ مرہٹوں سے تو جو کچھ کیا گیا اوسکی وجہ یہ تھی۔ کہ مرہٹوں ہی کی وجہ سے اورنگ زیب کبھی آرام کی نیند نہیں سویا تھا۔ سیوا جی کئی ایک دفعہ اُسکے قابو میں آیا۔ مگر اُس رحمدل بادشاہ نے معمولی وعدہ لیکر زندہ چھوڑ دیا۔ لیکن سیوا جی اپنی کارروائی سے باز نہ آیا۔ ہمیشہ بغاوت کے مقابلے اور بڑی بڑی جنگیں ہوتی تھیں۔ سکھوں نے بھی بغاوت کا جھنڈا بلند کیا۔ آخر کار اورنگ زیب کو فوجی کارروائی کرنی پڑی یہ توجیہہ یا جواب مسلمانوں کا ہمارے ہندو بھائیوں کو پسند نہ آتا تھا اور ہمیشہ اورنگ زیب کو کوستے تھے۔ مگر لارڈ کرزن کی حکومت نے اورنگ زیب کو ہندوؤں سے کسیقدر بھلا دیا تھا۔ اور لارڈ کرزن کو انکی زبانوں کا ورد بنا دیا تھا۔ گو ہمارے خیال میں جیسا اورنگ زیب ان کی زبانوں پر مظلوم تھا۔ لارڈ کرزن بھی کسیقدر ایسا ہی تھا۔ مگر خدا کی شان جونہی لارڈ کرزن گیا اور لارڈ منٹو والسرائے ہند ہو کر آیا۔ تو ہندوؤں نے اُن دونوں پہلے حکمرانوں کو چھوڑ کر اسی کا ورد وظیفہ شروع کر دیا۔ کیونکہ لارڈ منٹو ہی کے زمانہ میں ہندوؤں کے پولیٹیکل لیڈر جلا وطن ہوئے۔ سزائیں ملیں۔ آخر کار یہ سرکلر جاری ہوا کہ کوئی پبلک جلسہ بغیر منظوری افسر پولیس کے نہ ہونے پائے۔ اب ہم اپنے ہندو بھائیوں سے عموماً اور آریہ بِتروں سے خصوصاً پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ تمہارے اتنے سے ایجیٹیشن (شورش) پر جو لارڈ منٹو نے یہ سرکلر دیدیا۔ اور تمہارے بڑے بڑے لیڈر پکڑ کر جیلخانہ میں بھیجدئے اور بعض کو جلا وطن کر دیا۔ اگر یہ شورش اُس حد تک پہنچی ہوتی جو اورنگ زیب کے زمانہ میں مرہٹوں اور سکھوں نے پہنچائی تھی۔ تو سچ کہنا اور دھرم سے کہنا لارڈ منٹو تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کرتا

اور اگر اتنی سی شورش اورنگ زیب کے زمانہ میں ہوئی ہوتی اور تم بے ہتھیار محض سادہ جسم ہوتے تو اورنگ زیب تمہاری طرف کبھی خیال بھی کرتا؟ اس مقابلہ سے ہماری غرض یہ نہیں کہ لارڈ منٹو نے جو کچھ کیا ہے مناسب یا نامناسب کیا ہے۔ اور اگر ہم نامناسب کہیں بھی تو کیا فائدہ ؎

رموزِ مملکتِ خویش خسرواں دانند

اس لئے ہماری یہ غرض نہیں کہ بلکہ غرض یہ ہے کہ اورنگ زیب نے جو کچھ کیا تھا۔ وہ ضرورت کے لحاظ سے بہت کم کیا تھا اور نرم کیا تھا کیا عجب کہ خدا نے مرحوم اورنگ زیب کی روح سے ان بدگوئیوں کو ہٹانے کے لئے یہ سب کچھ کرایا ہو۔

سماجی مِترو! یاد رکھنا ؎

الاماں ہوگا فرشتوں کی زباں پر جاری ٭ گر اسیطرح رہا ماتم شیون اپنا

ضرورت

اخبار وکیل کے جو بائی ویکلی ہے اور جسے آئندہ نئی صورت میں وسیع پیمانے پر چلانے کا ارادہ ہے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے:۔

۱۔ **چیف ایڈیٹر**:۔ جسے زمانہ حال کے انگریزی اور ہندوستانی پالٹکس سے کامل واقفیت ہو۔ اردو اخبار نویسی کا اعلیٰ تجربہ رکھتا ہو۔ اور جس نے بلحاظ زمانہ حال و مستقبل ہندوستان کے مسلمانوں کی حالت کا ان کی قومی بہتری اور پولیٹیکل بہبودی کی نظر سے نہایت غور و تعمق سے مطالعہ کیا ہو۔ گریجوایٹ کو ترجیح دی جائیگی تنخواہ سو روپے سے دو سو روپے ماہوار تک

۲۔ **سب ایڈیٹر**:۔ جسے عمدہ اخباری تجربہ ہو۔ انگریزی اور عربی کی عمدہ قابلیت ہو۔ ترجمہ میں اچھی مہارت ہو۔ تنخواہ پچاس روپے ماہوار سے تجربہ پر سو روپے تک

۳۔ **مینیجر** جسے پریس اور دفتر کے کام اور انگریزی حساب کتاب سے بخوبی واقفیت ہو۔ تنخواہ چالیس سے ساٹھ روپے ماہوار۔

درخواستیں سیکرٹری مینیجنگ کمیٹی وکیل اخبار امرتسر کے نام آنی چاہئیں

مرقع قادیانی

ماہ جون کے شروع میں نکلیگا انشاء اللہ اہلحدیث کو ناظرین جو قادیانی مباحث سے دلچسپی رکھتے ہیں اپنی اپنی درخواستیں بہت جلد بھیجکر مشکور فرماویں مرقع کے دیکھنے سے ناظرین

دیکھ لینگے - کہ واقعی مرجع ہے اور قادیانی پول کو کھول لینے میں بفضلہ تعالیٰ کہاں تک آپنے دسترس ہے - یہ بھی ثابت ہو جائیگا - کہ قادیانی کرشن کا اپنے اشتہار میں چیخنا اور آہ و بکا کرنا بے وجہ نہ تہا - بلکہ اسکی بنا یہ تھی ؎

ناتک خیالیاں میری توڑیں عدو کا دل ✦ میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

ذرا میری بھی سنئو

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

۲۰ مئی کے پرچہ اہلحدیث میں مولانا شاہ حسن صاحب کی تحریر الفاظ میری نظر سے گذری ماشاء اللہ کیا تحریر تھی - معلوم ہوتا ہے شاہ صاحب نے اپنے آپ سے گذر کر جی کھولکر خوب اچھی طرح خامہ فرسائی کی ہے -

آپ لکھتے ہیں کہ میں عشق محمدی میں سرشار اور بکاؤ دیوانہ مشہور ہوں اگر آپ حقیقت میں حسب تحریر دیوانہ ہیں تو دیوانوں کی شنوائی نہیں رفع القلم عن ثلاثۃ الخ - اور اگر آپ کی عقل ٹھکانے ہے تو آپکا اپنے کو محب کہنا بیجا ہے کیونکہ ایسے برگزیدہ محبوب کی ولادت کا ذکر ہر کس و ناکس کے مکان میں ڈھائی روپیہ یا سوا روپیہ کی اجرت پر کرنا محبت کا اقتضا نہیں بلکہ جہنم لینے شکم پری کا ڈھنگ ہے ✦

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اس فعل کے مرتکب آپ جن صحابہ کرام کے خادم اور فقہاء کے مشکور ہیں - ہوئے تھے یا نہیں - اگر یہ حضرات بھی مرتکب تھے - تو اسکی کوئی دلیل عنایت کیجئے - اور اگر مرتکب نہ تھے تو آپ اس مولود کو کس کے گھر سے نکر لائے - آپ کی تاریخ قدر و منزلت کتاب ہدایہ میں بھی تو کہیں نہیں لکھا ہے - اس کے حواشی بھی اس سے خالی ہیں - رہی حدیث اسکی تو آپ کو بہاں تک اگر اوسکا سند ہی نہیں ✦

اور اصحاب کو چھوڑئیے - خلفائے کرام سے تو آپ ضرور واقف ہیں اور سب بھی اچھی طرح جانتے ہیں - کہ آپ سے کہیں زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور پاک محبت ان کے دلوں میں تھی یہ حضرات آپ سے کہیں زیادہ تابع زبان اور قدم بقدم چلنے والے تھے - وقت پر جان کو جان اور مال کو مال نہیں سمجھتے تھے - اشارہ پاتے ہی کیسا ہی امر مہم کیوں نہ ہو - اس کے بجا لانے میں جی جان سے مستعد ہو جاتے تھے - نیکی کرنے پر تو ایسے حریص تھے - کہ ادنی سے ادنی کام جسمیں ایک ساں نیکی کے ثواب کی امید ہوتی تھی - فوراً کرتے اور کراتے تھے - پھر ان لوگوں سے (رضوان اللہ علیہم اجمعین) مولود شریف کرنے کی کیا وجہ نہیں آپ ثواب عظیم بلکہ اسکو

ذریعہ نجات سمجھتے ہیں - کیوں نہیں کیا ✦

انکو چھوڑئیے شاہ صاحب حضرت نعوذ باللہ غلطی پر تہے - تو آپ مولانا رشید احمد صاحب حنفی گنگوہی کے فتاوی میلاد و عرس کو انہوں ملاحظہ فرمائیے - مولانا تحریر فرماتے ہیں - کہ یہ ہر روز اعادت ولادت تو مثل ہنود کے ہے کہ سانگ کنہیا کے جنم کا ہر سال کرتے ہیں - یا مثل روافض کے ہے کہ نقل شہادت اہلبیت ہر سال بناتے ہیں آپ کلکتہ میں جا کر دیکھ لیں - اسکے پڑھنے والے ایسے لچے شہدے بدمعاش ہیں کہ جنکا دن قمار بازی رنڈی بازی شراب خوری میں گذرتا ہے اور شب مولود خوانی میں الا ما شاء اللہ

جناب شاہ صاحب گستاخی معاف - آپ ہمارے سردار اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسطرح بیباکانہ رنڈیوں ڈھاڑیوں سے وغیرہ بے ایمانوں کے مکان میں لیجا کر غیرہ کے ساتھ بری طرح سے اہانت کرتے ہیں اگر کوئی اسطرح کسی منخرہ مولود خواں یا کسی مشرک ملی قطب کے جنم کا سانگ کرے تو آپ حضرات اسکو روا رکھینگے - انصاف سے کہئے گا ✦

واضح رہے کہ آپ جیسے سخت متعصب حنفی ہیں میں بھی سخت اہلحدیث ہوں کہ جسکو آپ تعصب کی آگ میں جل بھن کر وہابی کہتے ہیں - آپکی تحریر و تقریر تو صرف دل بستگی ہوتی ہے مگر میری تحریر و تقریر کفر توڑ اور بدعت اکھاڑ ہوتی ہے آپ کے نزدیک ہدایہ جو قابل قدر و عظمت ہے میرے نزدیک قرآن و حدیث کے سامنے اسکی وقعت ذرہ بھر بھی نہیں ہے بلکہ بے وقعت ہے کیونکہ ہمارے سردار اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت صرف قرآن و حدیث پر عمل کرنے کی ہے نہ ہدایہ پر بھی ✦

واضح رہے کہ یوں تو عموماً ہر مسلمان کا دعوی ہے کہ میرے دل میں رسول اللہ کی محبت زیادہ ہے جیسا کہ آپ بھی اسکو مدعی ہیں مگر یہ دعوی ایسا ہے جیسا نابالغ بچہ کا خواب لیکن اگر آپ ایمان کی روشن آنکھوں سے بغور ملاحظہ کیجئیگا تو آپ پر اچھی طرح ثابت ہو جائیگا کہ مسلمانوں میں اہلحدیث ہی (زادہم اللہ) کا دعوی سچا اور مدلل ہے ✦

قاعدہ کی بات ہے کہ جب کسیکو کسی سے محبت ہوتی ہے تو محبوب کی ساری حرکات و سکنات عاشق کی نظروں میں اچھی سے بھی زیادہ اچھی نظر آتی ہیں جیسا کہ رسول اللہ کی محبت جسکے دل میں ہوگی وہ اسکو کبھی نہیں چھوڑیگا یہ ان اقوال و افعال پاک کو اور دوسروں کے عقلی اور خیالی قول و فعل کو لیں نظر کریگا اور بیحد وقعت سمجھیگا یہی طریقہ عمل اہلحدیث کا ہے کیوں نہیں ؎

مطیع یار ہونا راز الفت کی نشانی ہے ✦ بدل ترک جو ہو دیدار کا دعویٰ زبانی ہے
خلاف قول و فعل یار میں ہوتی ہے کب الفت ✦ خزاں میں بلبلوں کو باغ سے ہوتی ہے کب نسبت

ahmadmuslim.de

انتخاب الاخبار

کرشن قادیانی کو یہ بھی الہام ہوا ہے کہ کئی ہماری دشمنوں کے گھر ویران ہوجائیں گے وہ دنیا کو چھوڑ جائیں گے (کب؟ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہاں تو پہنچے)

وائسرائے بہادر نے حکم دیدیا ہے کہ پنجاب و مشرقی بنگال میں کوئی جلسہ پبلک یا پولیٹکل معاملات پر بحث کرنے کا بغیر منظوری کے نہ ہوگا۔

اخبار انڈیا گوجرانوالہ کا اڈیٹر امرتسر میں پکڑا گیا۔ گرم خبر ہے (افسوس ہے ہندوستان کی بدقسمتی کے سبب ہندوستان کے چیدہ چیدہ آدمی کام کرنیوالے یکے بعد دیگرے گرفتار ہو کر بیکار ہو رہے ہیں۔ جب بیڑا ڈوبنے لگتا ہے تو ناخداؤں کی بھی عقل ماری جاتی ہے)

مرزا صاحب کو الہام ہوا ہے کہ تخفی بہت سی آئینگی۔ (یہ چیہڑوں کا خواب)

[illegible] کے متعلق ایک ۔ ہم آدمی گرفتار کئے جا چکے ہیں [illegible] روپیہ کا انعام مشتہر کیا گیا ہے۔

کلکتہ میں بدر رو کو صاف کرنے کے لئے ایک سوراخ دو قلیوں نے کھولا اور اس میں اُترے۔ زہریلی ہوا کے اثر سے دونو فوراً بیہوش ہو کر مر گئے

ایک جنگلی بھینسے نے ساؤتھ انڈین ریلوے پر بدورا کے نزدیک ایک مکسڈ ٹرین پر حملہ کر کے چار خالی ابھری ہوئی مالگاڑیوں کو پٹری سے نیچے اُتار دیا۔ بعض گاڑیاں اُلٹ گئیں۔ اور بعض بالکل ٹوٹ گئیں۔ خوش قسمتی سے کسی مسافر گاڑی کو نقصان نہیں پہونچا۔ (کیا طاقت ہے)

روسی قیدیان جنگ کو زیر حراست رکھنے پر جاپان کے ۴ کروڑ ۲۰ لاکھ سکہ روبل صرف ہوئے تھے۔ روسی وزیر مال نے یہ رقم قرض لیکر جاپان کو ادا کرنے کی اجازت ڈوما سے طلب کی۔

گورنمنٹ نے اجیت سنگھ کے گرفتار کرا دینے والے کو ۵۰۰ روپے انعام دینے کا اشتہار دیا۔ (یہ وہی صاحب ہیں جو لیکچروں میں کہا کرتے تھے ہم کو پکڑلو۔ مار ڈالو۔ ہم مرنے پر تیار ہیں۔ مگر اب روپوش ہیں جو ایسے آزاد نفس سے بہت ہی بعید ہے)

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۱۱ ماہ حال میں طاعون سے کل ہندوستان میں ۷۴۰۰۰ موتیں ہوئیں۔ اس سے پہلے ہفتہ میں ۷۷۲۱۶ موتیں ہوئی تھیں۔ سابقہ ہفتہ کی ۵۱۳۰۵ موتوں کے مقابلہ میں اس ہفتہ پنجاب میں ۴۸۶۰۰ موتیں ہوئیں۔ غرضکہ سوائے پنجاب کے اس ہفتہ ہندوستان کے تمام صوبہ جات میں طاعونی اموات کم ہوئیں۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں ہفتہ سابقہ کی ۱۹۸۲۹ موتوں کے مقابلہ میں اس ہفتہ ۱۰۰۵۷ موتیں ہوئیں۔

حاجیوں کی زبانی اور دیگر معتبر ذرائع سے سنکر افسوس ہوا کہ جدہ میں اسوقت تین ہزار کے قریب مفلس ہندوستانی حاجی بے سرو سامانی کی حالت میں مارے مارے پھرتے ہیں (ان عقلمندوں کو کون کہتا ہے کہ تم حج کو جاؤ)

پنجاب کی انجمن ہائے اسلامیہ راولپنڈی اور لاہور وغیرہ کی پولیٹکل شورش سے اپنی بے تعلقی ظاہر کرنے کے لئے جلسے کر رہی ہیں۔ (اچھا ضروری کام کیا۔ بھلا اگر نہ کرتے تو کون کہسکتا تھا کہ مسلمان بھی شریک ہیں)

[illegible] مدینہ منورہ تک پٹری بچھ چکی ہے اور سٹیشن کی عمارات بھی قریب الختم ہیں۔ صرف ابھی ریلیں بچھانے کا کام باقی ہے۔ المعظم سے اگلے سٹیشن دار بحرہ تک پیمائش کا کام مکمل ہو چکا ہے اور سڑک کی تعمیر شروع ہونیوالی ہے۔ اسوقت کل لائن کے تقریباً چھ سو میلوں پر ٹرینوں کی آمد و رفت جاری ہے اس میں شاخ حیفا کے قریباً سو میل بھی شامل ہیں۔

قسطنطنیہ سے جو کمیشن یمن کو گیا ہے اُس کے متعلق اخبار الاہرام کو معلوم ہوا ہے کہ ممبران کمیشن نے یہ مناسب سمجھا ہے کہ باغی سرداروں کو سلطانی کارخانہ کے بنے ہوئے بیش قیمت تحائف اور بہت سا نقد پیش کریں۔ ٹرکی افواج مدت سے ان باغیوں کو سیدھا کر لیتیں۔ مگر یورپی سلطنتیں جوان کو لاکھوں بندوقیں عنایت کر دیتی ہیں۔ اس کی باسانی اس مقصد میں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ امید ہے کہ یہ تحفے تحائف یمنی باغیوں کے تالیف قلوب میں موثر ثابت ہونگے۔

خلیج ایران کے جزیرہ بحرین میں مرض طاعون پھیل رہا ہے۔ بحرین کے باشندے بوشہر میں چلے آئے۔ چار آدمیوں کو بوشہر میں طاعون ہوگئی۔

شیخ محمد اسحٰق لاہوری فوت ہوگئے۔ خدا بخشے

۲۴ مئی ۱۹۰۷ء

اہلحدیث امرتسر

قابل دید کتابیں

تفسیر ثنائی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں [illegible] تفسیر [illegible] تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات [illegible] جوابات [illegible] دئے گئے ہیں [illegible] شاہد [illegible] مقدمہ [illegible] نہایت زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے [illegible] الا اللہ [illegible] محمد الرسول اللہ [illegible] سیات [illegible] میں ہے جنہیں سے چار جلدیں تیار ہیں

جلد اول: سورۃ فاتحہ و [illegible] جلد [illegible] کے

〃 دوم 〃 آل عمران و نساء 〃 [illegible] خریدار

〃 سوم 〃 مائدہ و انعام و اعراف 〃 [illegible] محصولڈاک

〃 چہارم 〃 تا سورۃ نحل 〃 قیمت [illegible]

تقابل ثلاثہ توریت، انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ تینوں کتابوں کی [illegible] نقل کر کے قرآن شریف کی فضیلت ثابت کی گئی ہے قیمت مع محصول [illegible]

اسلام اور برٹش لا یعنی سیاست محمدیہ اور قانون انگریزیہ کا مقابلہ قیمت [illegible]

تاریخ مرزا [illegible] مسیح مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری [illegible] نہایت دلچسپ صفحات [illegible] مع محصول [illegible]

الہامات مرزا مرزا صاحب قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید [illegible] [illegible] رسالہ قادیانی [illegible]

[illegible] اسلام [illegible] تہذیب الاسلام [illegible]

[illegible] جلد اول [illegible] جلد دوم [illegible] جلد سوم [illegible]

[illegible]

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن طلا کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع و قمع ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی خوراک دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا ہے۔ اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت مع محصول (ع ۵)

مومیائی [illegible] ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ ہر قسم کی کمزوری درد کمر۔ جریان وغیرہ دفعہ اور قوت باہ کے پیدا کرنے کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ جو صاحب جوش جوانی یا بچپن میں خونِ انسانی کو ضائع کر کے تکلیفات میں ہیں۔ ان کے لئے بے نظیر دوائی ہے چوٹ لگنے پر چار رتی کھا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے۔ اور [illegible] دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی [illegible] کی مواد خون سے [illegible] کے لئے [illegible] [illegible] کی محافظ و رفیق ہے۔ قیمت فی [illegible]

[illegible] غربا سے [illegible]

[illegible] ضعف دماغ۔ نزلہ۔ زکام [illegible] وغیرہ کو دور کر [illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

[illegible]

[illegible] بیماریاں پیدا [illegible] بدن [illegible] خون پیدا [illegible]

[illegible] مہتمم دواخانہ [illegible] امرتسر